صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نبیِ کریم

کی مبارک شہزادیاں

10 ربیع الاول 1447

10 ربیع الاول 1447 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

بحر و بر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِن عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صاحِبَہ فَیُصَافِحُہ وَیُصَلِّیَان عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ

یعنی اللہ کریم کی خاطِر آپس میں مَحبّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔(1) اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ کرام

پیارے اسلامی بھائیو! ربیع الاول کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، ہر طرف مرحبا یا مصطفےٰ کی دھومیں مچی ہوئی ہیں، پوری دنیا میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور معجزات و خصائص کا ذکر ہو رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کریم نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بیٹوں اور بیٹیوں کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ تو اسی مناسبت سے آج ہم اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیوں کا ذکرِ خیر سنیں گے اور ان کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

یاد رہے! حضور پُر نور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدس اولاد کی تعداد سات (7) ہے۔ تین (3) صاحبزادے اور چار (4) صاحبزادیاں رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ (شرح المواہب، ۴/۳۱۳) حضور

1… جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

سراپا نور، فیضِ گنجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ان ساتوں مقدس اولاد میں سے صرف آپ کے ایک شہزادے حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرت بی بی ماریہ قِبطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کے شِکَمِ اَطْہَر سے پیدا ہوئے باقی تمام اولادِ کرام اُمُّ المؤمنین، حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے بطنِ اطہر سے پیدا ہوئیں۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص۶۸۷ ملخصا)

حضرت زَینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سب سے بڑی شہزادی ہیں، لہٰذا پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کا ذکرِ خیر سُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت زَینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اعلانِ نُبوّت سے دس(10)سال قبل جب کہ حضور (نبیِّ کریم، رءوف و رحیم) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر شریف تیس(30)سال تھی، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کی تربیت معلمِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود فرمائی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا بہت نیک اور پرہیزگار تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا صبر کا پہاڑ اور نہایت شکر گزار تھیں۔ غور کیجئے! جن کی تربیت خود مصطفےٰ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمائی ہو اس ہستی کے اخلاق کتنے عمدہ ہوں گے، اس ہستی کی عادتیں کتنی خوب ہوں گی اور وہ کیسے کیسے اچھے اوصاف اور عمدہ خوبیوں والی ہو گی۔

رمضان 2 ہجری میں جب ابو العاص جنگِ بدر سے گرفتار ہو کر مدینہ آئے۔ اس وقت تک حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا مَکَّۂ مُکَرَّمَہ ہی میں مقیم تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا نے حضرت ابو العاص کو قید سے چھڑانے کے لیے مدینے میں اپنا وہ ہار بھیجا جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کی والدہ اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ () رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کو جہیز میں دیا تھا۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب اس کو دیکھا تو اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کی محبت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ یہ ہار حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اشارہ پاکر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم نے

حضرت زَینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس واپس بھیج دیا۔ حضور (نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ایک انصاری کے ساتھ پہلے ہی مقام "بطن یاجج" میں بھیج دیا تھا۔ چنانچہ یہ دونوں حضرات "بطن یاجج" سے اپنی حفاظت میں حضرت زَینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو مدینہ مُنَوَّرَہ لائے۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص ۶۹۲، ۶۹۱ ملخصًا)

پیارے اسلامی بھائیو! نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ محترم ہستی ہیں جن کو راہِ خدا میں بہت زیادہ تکلیفیں دی گئیں، طرح طرح سے ستایا گیا، ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ ظالموں کا ظلم و ستم اس قدر بڑھا کہ انہوں نے نہ صرف آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تعلق رکھنے والوں اور والیوں پر ظلم و ستم ڈھانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ شہزادیِ مُصْطَفٰے حضرت زَینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا شمار بھی انہی مظلوم ہستیوں میں ہوتا ہے کہ جو کفار کے ظلم و ستم کا شکار ہوئیں، چنانچہ

اُونٹ سے گر گئیں

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی حضرت زَینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو اُن کے شوہر ابُو الْعاص بن ربیع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے غزوۂ بدر کے بعد مدینہ مُنَوَّرہ کے لئے روانہ کیا۔ جب قُریشِ مکّہ کو اُن کی روانگی کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے حضرت زَینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا پیچھا کیا حتّٰی کہ مقامِ ذِی طُویٰ میں اُنہیں پالیا۔ ہَبّار بن اَسْوَد نے حضرت زَینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو نیزہ مارا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اُونٹ سے گر گئیں اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا حمل ضائع ہو گیا۔

(سیرت نبویّۃ لابن ہشام، غزوۃ بدر الکبری، خروج زینب الی المدینۃ، ص ۲۷۱-۲۷۰ ملخصاً)

نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: ھِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبَتْ فِیَّ یعنی یہ میری بیٹیوں میں

اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ (المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، باب فی ذکر اولاد الکرام، ج ۴، ص ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول، ج ۲، ص ۴۵۵۔ ۴۵۶) آٹھ (8) ہجری میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا انتقال ہوا، حضرت اُمِّ اَیْمَن و حضرت سَودہ بنت زَمْعَہ و حضرت اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ اَجْمَعِیْن نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو غُسْل دیا، قربان جایئے! آپ کی شان و عظمت اور آپ کی قسمت پر کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے کفن کے لیے نہ صرف اپنا مبارک تہبند شریف عطا فرمایا بلکہ کرم بالائے کرم یہ کہ نمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو قبر میں اتارا۔ (شرح زرقانی، باب فی ذکر اولادہ الکرام، ۳۱۸/۴، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ رحمتِ کونین، نانائے حسنین اپنی اس لختِ جگر سے کرنی اس قدر محبت و الفت فرمایا کرتے تھے کہ ان کے وصال کے بعد بھی ان پر نوازشیں فرماتے رہے، گویا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے عمل سے رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کو بتلادیا کہ بیٹی نفرت کے نہیں محبت و شفقت کے لائق ہوتی ہے۔ یہ پتا چلا کہ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لختِ جگر حضرت زَیْنب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو انتہائی دردناک انداز میں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا لیکن قربان جایئے! اس کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا ثابت قدم رہیں، مصیبت پر صبر ہی کیا اور اللہ کریم کا شکر ادا کرتی رہیں۔ لہٰذا اگر کبھی ہم پر کوئی مصیبت آجائے یا راہِ خدا میں ہمیں کسی اذیت سے دوچار ہونا پڑے تو ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ کریم پر بھروسا کرتے ہوئے صبر، صبر اور صبر سے کام لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت رُقَیَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک

شہزادی حضرت رُقَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی ولادت اعلانِ نُبُوّت سے 7سال پہلے (مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں) ہوئی۔ اس وقت آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر مبارک 33برس تھی۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اسلام سے پہلے ہجرت کرنے والے قافلے میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ (سیرت مصطفٰی، ص۶۹۴) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے دوبار حبشہ اور ایک بار مدینے کی طرف ہجرت کی سعادت حاصل کی۔ (تاریخ دمشق، ۳/ ۱۵۱) حضور انور، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے ان کا نکاح کردیا، ان دونوں میاں بیوی نے حبشہ اور پھر مدینے کی طرف ہجرت کی اور صاحبُ الہِجرتین (یعنی دو ہجرتوں والے) کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے۔

پیارے **اسلامی بھائیو!** اسلام کا نور چمکنے سے پہلے بیویوں پر بہت زیادہ ظلم و ستم ڈھائے جاتے تھے، انہیں مارا پیٹا جاتا تھا، ان کے حقوق دبالئے جاتے تھے، جب رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں رحمت بن کر جلوہ گر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شوہروں کو بیویوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے کی نہ صرف تاکید فرمائی بلکہ اُن سے حُسنِ سُلوک کرنے کے فضائل بھی بیان فرمائے۔ آیئے! بیویوں سے حُسنِ سُلوک کرنے پر مشتمل 3 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

بیویوں سے حسنِ سلوک پر مشتمل 3 فرامین مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(1) تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ۵/ ۴۷۵ حدیث: ۳۹۲۱)

(2) تم سب میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بچیوں کے ساتھ اچھا ہو۔ (شعب الایمان، باب فی

حقوق الاولاد والاہلین، ۶/ ۴۱۵، حدیث: ۸۷۲۰)

(3) کوئی مؤمن کسی مؤمنہ بیوی کو دشمن نہ جانے، اگر اس کی کسی عادت سے ناراض ہو تو دوسری عادت سے راضی ہو گا۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ص ۷۷۵ حدیث: ۱۴۶۹)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ الله! کیسی نفیس (یعنی بہترین) تعلیم (ارشاد فرمائی ہے)، مقصد یہ ہے کہ بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے، لہٰذا اگر بیوی میں دو ایک برائیاں بھی ہوں تو اسے برداشت کرو کہ کچھ خوبیاں بھی پاؤ گے۔ یہاں (صاحِب) مرقات (رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه) نے فرمایا کہ جو شخص بے عیب ساتھی کی تلاش میں رہے گا وہ دنیا میں اکیلا ہی رہ جائے گا، ہم خود ہزارہا برائیوں کا چشمہ ہیں، ہر دوست عزیز کی برائیوں سے درگزر کرو، اچھائیوں پر نظر رکھو، ہاں اصلاح کی کوشش کرو، بے عیب تو رسولُ الله (صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں ۔(مرآۃ المناجیح، ۵/ ۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر شخص کی تمام ہی عادات بری نہیں ہوتیں، اگر کچھ بری ہوتی ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوتی ہیں۔ لہٰذا بیوی کی معمولی باتوں پر غصہ کرنے، مار دھاڑ کرنے، طلاق دینے یا گھر سے نکال دینے کی دھمکیاں دینے کے بجائے بیوی کی اچھائیوں کو بھی یاد رکھے، مثلاً اس طرح سوچے کہ اگر مجھے اپنی بیوی کی کچھ باتیں بُری لگتیں ہیں تو بعض اچھی بھی تو ہیں! پھر بیوی سے تعلق رکھنا بھی ضروری ہے اور ہر وقت کا لڑائی جھگڑا ان تعلقات پر اثر انداز ہو گا، تو اگر اپنی بیوی کی تکلیفوں پر صبر کروں گا تو ثواب کا حق دار بن جاؤں گا۔ اسی طرح بیوی بھی شوہر کی جانب سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر کر کے اجر کمائے۔ چنانچہ

صبرِ اَیُّوب و آسیہ کے اَجر کی مثل ثواب

تمام نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی بیوی کے

برے اخلاق پر صبر کیا تو اللہ کریم اسے حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے مصیبت پر صبر کرنے کی طرح ثواب عطا فرمائے گا، اگر عورت اپنے شوہر کے برے اخلاق پر صبر کرے تو اللہ کریم اسے فرعون کی بیوی آسیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے ثواب کی طرح اجر عطا فرمائے گا۔" (الکبائر للذھبی، الکبیرۃ السابعۃ والاربعون، ص۲۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْہا

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بی بی رُقَیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی وفات کے بعد حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 ہجری میں (اپنی ایک اور شہزادی) حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا نکاح امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ فرمایا۔ 9 ہجری میں حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی وفات ہوئی۔ رسولِ خدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس شہزادی کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ان کے بابا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی نمازِ جنازہ خود پڑھائی اور انہیں مدینۂ مُنوَّرہ کے قبرستان "جنّتُ البقیع" میں دفن بھی فرمایا۔ (شرح زرقانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۳۲۵/۴۔ ۳۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب ہم حُضورِ اکرم رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے لاڈلی شہزادی اور خاتونِ جنّت حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا ذکرِ خیر بھی سنتے ہیں۔ پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا مختصر تعارف

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا نام "فاطمہ" لقب "زہرا" اور "بتول" ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا بچپن شریف اور زندگی

کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، آپ کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔(سفینہ نوح، ص۱۵،۱۴ملخصا) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اخلاق وعادات، گفتار و کردار میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔(ترمذی،۵/۶۶۲،حدیث:۳۸۹۸ملخصا) اور ان کے علاوہ کئی خوبیاں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی ذاتِ مبارکہ میں موجود تھی۔

حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو حضور نبیِّ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور حضور کو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بے پناہ محبّت تھی۔ آیئے! اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

ہم شکلِ مصطفےٰ اور اندازِ گفتگو

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں، میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واَطوار اور سیرت وکردار میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔(ابوداود، کتاب الادب، باب ما جاء فی القیام، ۴/۴۵۴، حدیث:۵۲۱۷،ملتقطاً) ایک اور روایت میں ہے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی اور کو حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس قدر مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔(الادب المفرد، باب قیام الرجل لاخیہ ص ۲۵۵، حدیث:۹۷۴)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خاتونِ جنّت، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی بولتی تصویر تھیں، بلکہ تصویر صرف شکل دکھاتی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا تو سیرت وخصلت میں بھی حضور کا نمونہ تھیں۔(مراۃ المناجیح،۶/۳۶۵)

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے! خاتونِ جنت، فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی! آپ کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا حتّٰی کہ اندازِ گفتگو (Way of talking) بھی والدِ محترم حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے انداز کے مطابق تھا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی خاتونِ جنَّت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سیرتِ طَیِّبہ پر عمل کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں گزارنے والے بن جائیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں، ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں، لوگوں کی تکلیف و مُصیبت میں ان کے کام آنے والے بن جائیں اور اپنے ظاہر کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے والے اور اپنے باطن کو حسد، تکبُّر، تہمت اور بدگمانیوں سے بچانے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا پر ہمارے دل و جان قربان! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو اُمّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت و آسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی اِلتجا نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتیں اور کثرت کے ساتھ تلاوت میں مشغول رہتیں، چنانچہ

عِبادت ہو تو ایسی!

حضرت امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا، میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مسلمان مردوں اور عورتوں

کے لئے بہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡھا اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔(مَدَارِجُ النُّبُوَّت، ج ۲، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ص ۴۶۱)

آیئے! اب خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنۡھا کے ذَوقِ تلاوت کے مُتعلق صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کے فرامین سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

مصروفیت میں بھی تلاوت

حضرت سلمان فارِسی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں! میں ایک مرتبہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھا کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنۡھُما سو رہے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡھا ان کو پنکھا جھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری تھی یہ دیکھ کر مجھ پر ایک خاص حالتِ رِقّت طاری ہوئی۔(سفینۂ نوح، حصّہ دُوم، ص ۳۵)

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنۡھا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔(سفینۂ نوح، حصّہ دُوم، ص ۳۵)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ خاتونِ جنّت فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھا کو عبادت و تلاوت کا کس قدر ذوق و شوق تھا کہ دن رات عبادت بجالاتیں اور گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں۔ افسوس! آج اکثر نوجوان پورا پورا دن کانوں میں ہینڈ فری (Earphones) لگا کر بڑے اِنہماک سے گانے سُنتے ہوئے اپنے کاموں میں مگن رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتے جاتے ہیں، خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں گویا گانے

باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ فی زمانہ !تو گانے باجوں کی عادتِ بد(بُری عادت)اس قدر بڑھ چکی ہے کہ بعض نادان گاڑی چلاتے ہوئے اپنے موبائل یا ٹیپ ریکاڈر پر گانے لگائے ہوتے ہیں ۔اے کاش! ہمیں اپنی راتیں عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکرو دُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور گُنگنانے(Singing) کی ہماری یہ بُری عادت نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکر و دُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو جس قدر بڑے منصب کا مالک ہوتا ہے وہ اچھے انداز سے زندگی گزارتا ہے، اچھے اچھے کھانے کھاتا ہے، عمدہ عمدہ لباس پہنتا ہے، مہنگے مکانات میں رہتا ہے، عالیشان گاڑیوں میں گھومتا ہے، یوں ہی اس کی اولاد بھی عیش وراحت کی زندگی گزارتی ہے مگر قربان جایئے! رحمتِ عالم، نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر! جن کو ربِّ کریم نے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ فضائل و کمالات سے نوازا اور بے شمار اختیارات عطا فرمائے ہیں مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فقر و فاقہ کو اختیار فرمایا اور توکل و قناعت والی زندگی گزاری، چونکہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی ہیں لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے والد محترم، شفیعِ امم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کا وہی طریقہ اختیار فرمایا تھا جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے والد محترم کا رہا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک نصیحت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

شہزادیِ کونین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی آزمائش

حضرت عمران بن حُصین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے: حبیبِ کبریا، مکی مدنی مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم مجھ سے حُسنِ ظن رکھتے تھے، ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (مجھ سے) فرمایا: اے عمران! تمہارا میرے نزدیک ایک خاص مقام ہے!، کیا تم میری بیٹی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی عیادت کرنے چلو گے؟ میں نے عرض کی: "میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور چلوں گا" چنانچہ ہم روانہ ہو گئے اور حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے دروازے پر پہنچے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور سلام کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے کہا: تشریف لائیے! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے، سوال کیا: حضور! دوسرا کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عمران! حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بولیں: ربِّ کریم کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں صرف ایک چادر سے تمام جسم چھپائے ہوئے ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے دستِ اقدس کے اشارے سے فرمایا: تم ایسے ایسے پردہ کرلو، انہوں نے عرض کی: اس طرح میرا جسم تو ڈھک جاتا ہے مگر سر نہیں چھپتا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی طرف ایک پرانی چادر پھینکی اور فرمایا: تم اس سے سر ڈھانپ لو، اس کے بعد آپ گھر میں داخل ہوئے اور سلام کے بعد پوچھا: بیٹی کیسی ہو؟ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے عرض کی: حضور! مجھے دو تکلیفیں ہیں، ایک بیماری کی تکلیف اور دوسری بھوک کی تکلیف! میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جسے کھا کر بھوک مٹا سکوں، فاطمہ کے بابا، حسنین کے نانا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ سن کر اشکبار ہو گئے اور فرمایا: بیٹی گھبراؤ نہیں، ربِّ کریم کی قسم! میرا ربِّ کریم کے یہاں تم سے زیادہ مرتبہ ہے مگر میں نے تین (3) دن سے کچھ نہیں کھایا ہے، اگر میں اللہ کریم سے مانگوں تو مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: "خوش ہو جاؤ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو!" انہوں نے پوچھا: حضرت آسیہ اور مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھِما کہاں ہوں گی؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آسیہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھا) اپنے زمانے کی عورتوں

کی اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہو، تم جنت کے ایسے محلات میں رہو گی جس میں کوئی عیب، کوئی دکھ اور کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ پھر فرمایا: اپنے چچازاد کے ساتھ خوش رہو، میں نے تمہاری شادی دنیا اور آخرت کے سردار کے ساتھ کی ہے۔(مشکل الاثار للطحاوی، باب بیان ماروی عن رسول اللہ فی افضل بناتہ۔۔۔الخ، ۱/۳۶، الجزءالاول، حدیث: ۱۰۱) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے تقریباً پانچ(5) یا چھ(6) ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا وصال ہوا۔(سفینۂ نوح، حصّہ دُوم، ص ۵۴ ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں 3 مدنی پھول حاصل ہوئے،(1) شادی کے بعد بیٹی کے گھر جانا اور اس کی عیادت کرنا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتِ مبارکہ ہے۔(2) تکلیفوں اور فاقوں بھری زندگی بسر کرنا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَحض اِختیاری عمل تھا کسی مجبوری و بے بسی کے سبب نہ تھا، جبھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اگر میں (اللہ کریم سے) مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دُنیا پر آخِرت کو ترجیح دی۔" اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک گھرانہ بھی قناعت کی دولت سے مالامال اور پیکرِ صبر ورِضا تھا۔(3) غُربت اور فقرو فاقہ میں صبر کرنا اور اِس کی تلقین کرنا سنّتِ مصطفےٰ ہے، جیسا کہ اِس واقِعہ سے پتا چلتا ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی اور چہیتی (پیاری) بیٹی حضرت فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو غُربَت کی آزمائش میں صبر کرنے اور ثابِت قدم رہنے کی تلقین فرمائی اور خود بھی کئی دنوں سے فاقوں پر صبر کئے ہوئے تھے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ چاہے کیسے ہی حالات ہوں ہر حال میں صبر اور شکر ہی سے کام لیں ہر گز شکوہ وشکایات کو زبان پر مت لائیں اللہ پاک نے چاہا تو تمام مسائل حل ہونا شروع ہو جائیں گے۔